تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ
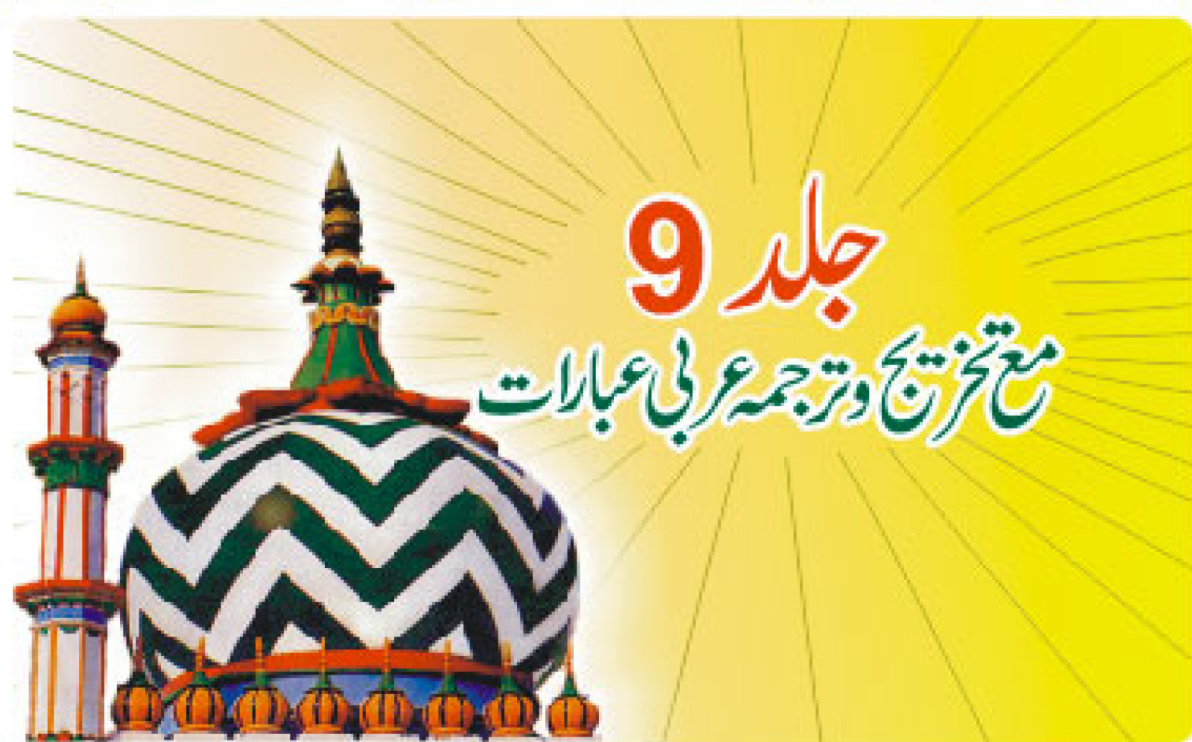
تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

جلد نہم

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ —— ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء —— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ۰ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ، لاہور (۸) پاکستان (۴۲۵۰۰)
فون ۶۷۷۵۲

کتاب ——— فتاوٰی رضویہ جلد نہم

تصنیف ——— شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فیضانِ کرامت ——— مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سرپرستی ——— مولانا صاحبزادہ محمد عبد المصطفٰی ہزاروی ناظمِ اعلٰی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ——— مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت " " " " " "

ترجمہ عربی عبارات ——— حضرت علّامہ مولانا محمد احمد مصباحی (بھارت)

پیش لفظ ——— حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظمِ تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

تخریج و تصحیح ——— (۱) مولانا نذیر احمد سعیدی (۲) مولانا محمد رب نواز

ترتیب فہرست ——— حافظ محمد عبد الستار سعیدی

کتابت ——— محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالا)

پروف ریڈنگ ——— (۱) مولانا نذیر احمد سعیدی (۲) مولانا محمد عارف سعید ہمدمی

پیسٹنگ ———

صفحات ——— ۹۴۸

اشاعت ——— اپریل ۱۹۹۶ء

مطبع ———

ناشر ——— رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

قیمت ———

ملنے کے پتے:

- رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
  ۷۶۶۵۷۷۲ ۰۳۰۰/۹۴۱۵۳۰۰
- مکتبہ اہلسنّت، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
- ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور
- شبیر برادرز، ۴۰ بی، اردو بازار، لاہور

فی اسنادہ من یتھم بالکذب ولا یکون الحدیث شاذا او یروی من غیر وجہ نحو ذالک فھو عندنا حدیث حسن[1]۔

سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، نہ ہی وہ حدیث شاذ ہو، اور ایسے ہی متعدد طُرق سے مروی ہو، وہ ہمارے نزدیک حدیث حسن ہے۔ (ت)

(۳۲) حدیثِ مانعین سے تین جواب ہیں:

پہلا یہ کہ حدیث سرے سے صحیح ہی نہیں اور سب میں اخیر تنزل کا جواب وُہ کہ امام نابلسی کے ارشاد سے گزرا۔

اور اوسط جواب یہ ہے کہ حدیث میں لفظ علٰی ہے اس سے قبر پر چراغ رکھنے کی ممانعت ہُوئی، اسے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ علٰی کے معنی حقیقی یہ ہیں، اور حقیقت سے بلاضرورت عدول نامقبول، وہ عدول ہی تاویل ٹھہرے گا۔ اور اگر وجہ مُوجہ نہ رکھتا ہو مردود رہے گا۔

تاویل یہ ہے کہ لفظ کو اس کے معنیٰ ظاہر سے پھیرا جائے۔ مگر طرفہ یہ کہ زید نے معنی حقیقی مراد لینے کا نام تاویل رکھا اور تاویل بھی کیسی ضعیف، اور نہ صرف ضعیف بلکہ معاذ اللہ حدیث کے ساتھ مضحکہ، اس ظلم شدید کی کوئی حد ہے اور نہ دیکھا کہ امام علامہ نابلسی قدس سرہ القدسی اس حدیث کی شرح میں کیا فرماتے ہیں:

المتخذین علیھا ای القبور یعنی فوقھا[2]۔ قبروں پر یعنی اُن کے اُوپر۔ (ت)

دیکھو اس معنی حقیقی کی تصریح فرمائی جسے زید نے معاذ اللہ مضحکہ بنایا۔

(۳۳) کریمہ لنتخذن علیھم مسجدا میں ضمیر جانب اصحاب کہف ہے، اور آدمی کے جسم کے اوپر مسجد بنانے کے کوئی معنیٰ نہیں تو مجاز متعین ہے بخلاف حدیث کہ اس میں ضمیر جانب قبور ہے اور قبر پر چراغ رکھنا ممکن، بلکہ بعض جگہ عوام سے واقع ہے تو اسے آیت پر قیاس کرنا محض سُوئے فہم ہے۔ وہ چمک کر کہا تھا کہ "کیا اس کے یہ معنیٰ ہیں اصحابِ کہف کے سینہ پر سنگِ بنیاد مسجد کا رکھیں گے"۔ وہ خود اپنے شبہہ کے پاؤں میں تیشہ ہے۔ یہ معنیٰ صحیح نہ ہونا ہی تو حقیقت سے صارف اور مجاز کا قرینہ ہُوا، یہاں کہ بے تکلف معنی حقیقی بن رہے ہیں اُن سے پھیرنے والا کون، اور مجاز کے لیے قرینہ کیا۔

(۳۴) دوسری مثال قبر پر چڑھاوا چڑھانے کی دی اور نہ سمجھا کہ یہاں مجاز لفظ "پر" میں نہیں کہ علٰی بمعنی عند ہو، جس طرح تم حدیث میں لے رہے ہو، قبر کے نزدیک کسی چیز کے چڑھانے کے کیا معنی، بلکہ مجاز خود یہاں چڑھاوے کے لفظ میں ہے۔ صدقہ کہ جُہّال کسی مریض وغیرہ کے لیے چوراہے میں رکھتے ہیں اسے

---

[1] جامع الترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی کراہیۃ ان یتخذ علی القبر الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/۴۳
[2] الحدیقۃ الندیۃ ایقاد الشموع فی القبور مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۶۳۰

اوتارا کہتے ہیں کہ اسے ذلیلوں خبیثوں شیطانوں کے لیے کرتے ہیں' اور نذور کہ مزاراتِ طیّبہ کے حضور لاتے ہیں اسے چڑھاوا کہتے ہیں کہ بلند مرتبہ معظموں کے حضور پیش کرتے ہیں، یہ اتار چڑھاؤ باعتبارِ مرتبہ ہے، نہ باعتبارِ جہت تحت و فوق۔ اور نہ سہی اگر ایک جگہ کوئی لفظ معنیٰ مجازی میں مستعمل ہو تو اُس کے حوالے سے دوسری جگہ بھی خواہی نخواہی اسے حقیقت سے توڑ کر مجاز پر ڈھالنا کون سی منطق ہے!

(۳۵) ملّا علی قاری نے جو اس حدیث میں علیٰ کو معنی حقیقی پر لیا، زید صاحب اس کی توجیہ یہ فرماتے ہیں کہ وجہِ ممانعت یعنی مشابہتِ یہود و نصاریٰ معنیٰ مجازی یعنی قریبِ قبر میں نہیں رہتی۔ اس بنا پر معنیٰ حقیقی لیے۔ یعنی معنیٰ حقیقی ہی لینا محتاجِ وجہِ خارجی ہے، اگر خارج سے کوئی وجہ اُس کی نہ ملے تو معنیٰ حقیقی نہ لیں گے۔

اِس اُلٹی سمجھ کا کیا ٹھکانا ہے! علامہ ملّا علی قاری کی عبارت دیکھیے:

قیدُ علیہا یُفید اتخاذ المساجد بجنبہا لاباْس بہٖ۔[1]

"علیہا" (قبروں پر) کی قید یہ افادہ کر رہی ہے کہ ان کے پہلو میں مسجد بنائیں تو کوئی حرج نہیں (ت)

ملاحظہ ہو لفظ "علیٰ" سے یہ ثابت کیا کہ برابر ہو تو حرج نہیں' یا برابر میں حرج نہ ہونے سے علیٰ کو اپنے معنیٰ حقیقی پر لیا۔

(۳۶) علی قاری جب یہاں دربارۂ مسجد علیٰ کو معنیٰ حقیقی پر لے چکے، جو آپ کو بھی مسلّم ہے۔ اور یہاں ایک ہی لفظ علیٰ ہے جس سے مساجد و سرج کا یکساں علاقہ ہے کہ والمتخذین علیہا المساجد والسرج[2] (قبروں پر مسجدیں اور چراغ بنانے والے۔ ت)

اب اگر دربارۂ قبور علیٰ کو معنیٰ مجازی پر لیجیے تو کھلا ہوا جمع بین الحقیقۃ والمجاز ہے اور وہ باطل ہے۔ لاجرم دربارۂ قبور بھی علیٰ کو معنیٰ حقیقی ہی پر رکھیں گے، تو جس نے ان کی طرف اسے نسبت کیا ان کے لازم کلام سے استدلال کیا یہ اُن پر اتہام کدھر سے ہو جائے گا۔

(۳۷) علی قاری نے دربارۂ سُرجِ قبور جو تین وجہِ ممانعت نقل کر کے لکھا: کذا قال بعض علمائنا[3] (ایسا ہی ہمارے بعض علماء نے فرمایا۔ ت) قطع نظر اس کے کہ یہ نقل عن المجہول ہے اور ہمارے فقہاء نے اُسی وجہِ اوّل پر اقتصار فرمایا کہ اسراف و اتلافِ مال ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہُوا اور یہی وجہ خود آپ کی مستند بزازیہ

---

[1] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۴۴۴

[2] جامع الترمذی باب ماجاء فی کراہیۃ ان یتخذ علی القبر مسجداً امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/۴۳

[3] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۲/۴۴۴